اخبار امت

چیچنیا کا سبق

چیچنیا کے مٹھی بھر سرفروش جس آن بان سے روس جیسی طاقت کو ناکوں چنے چبوا رہے ہیں' یقیناً نئی صدی کے آغاز پر وہ امت مسلمہ کے درخشاں مستقبل کا سرعنوان ہے۔ یہ وہ لٹا ہوا روس ہے جس کے 'دبدبے' کا اب بھی یہ عالم ہے کہ مسلمانوں کے بڑے بڑے ملک انسانی حقوق کے سنگین خلاف ورزیوں اور شہری آبادیوں پر بے پناہ مظالم کے باوجود ایک کلمہ مذمت کہنا تو درکنار' اگر روس یہ الزام لگا دے کہ آپ کے ہاں سے ان 'ڈاکوؤں' کی مدد ہو رہی ہے' تو وہ کانوں کو ہاتھ لگاتے ہیں کہ جی' ہماری یہ مجال کہاں! عدم مداخلت کے اصول نے ان کے ہاتھ باندھ دیے ہیں اور ان کی زبانیں گنگ کر دی ہیں۔ اس اصول کو سب سے پہلے ہم کو توڑنا چاہیے کہ مسلمان پر جہاں بھی ظلم ہو' ہر مسلمان ملک کا مسئلہ ہے' لیکن اب جب دوسرے اپنے ورلڈ آرڈر کے تحت اس اصول کو پاؤں تلے روند چکے ہیں' مسلمان ممالک اسے سینے سے لگائے بیٹھے ہیں۔

گروزنی کی لڑائی آج بھی جاری ہے۔ روسی جرنیل جس شورش کو ڈھائی دن میں فرو کرنے کے لیے دو سال پہلے لاؤ لشکر لائے تھے' وہ ان کے اور ان کے حکمرانوں کے لیے آج بھی ڈراؤنا خواب بنی ہوئی ہے۔ اوائل مارچ کے تازہ ترین واقعہ میں چیچن سرفروشوں نے اچانک حملہ کیا اور حیرت زدہ روسی لاشیں چھوڑ کر بھاگ نکلے' اب دوبارہ قبضے کے لیے کمک پر کمک آرہی ہے' لیکن گروزنی کی تسخیر یالتسن کو صرف خواب ہی میں نظر آتی ہے۔ اس سے قبل Budeinnovsk کے ہسپتال والے واقعہ کی تفصیلات چیچن سرفروشوں کی جانبازی اور روسی افواج کے ظلم اور بزدلی کی آئینہ دار ہیں۔ داغستان کے قریب قصبہ Pervomaiskoye پر یرغمالی چھڑانے کے لیے جس بیدردی سے فوجی کاروائی کی گئی اس پر خود روسیوں نے اپنی فوج کو وحشی جانور قرار دیا۔

قوموں کی تاریخ میں اس طرح کے واقعات ایک طرح کی کسوٹی ہوتے ہیں جس پر ہر فریق اپنے کو

جانچ سکتا ہے اور آئینہ میں اپنا چہرہ دیکھ سکتا ہے۔ مغربی اقوام نے خود اپنے جنیوا کے بین الاقوامی کمیشن کا یہ مطالبہ تسلیم نہیں کیا کہ بین الاقوامی قوانین کی کھلی خلاف ورزیوں پر روس کا کونسل آف یورپ میں داخلہ موخر کر دیا جائے۔ انھیں تو یہ شکایت ہے روس قابو کرنے میں اتنی دیر کیوں لگا رہا ہے۔

۱۹۹۱ میں جعفر دادایوف کے چیچنیا کے اعلان آزادی کے بعد روس نے جو پالیسی اختیار کی وہ کھلی نسل کشی کی صورت اختیار کر چکی ہے۔ اب کاکیشیا کے دوسرے مسلمان بھی یہ سوچنے پر مجبور ہوئے ہیں کہ وہ روس کے اندر نہیں رہ سکتے۔ مغرب کے بعض باضمیر اخبارات روس کو مشورے دے رہے ہیں کہ وہ آبادیوں کو ملیامیٹ کرنے کی بجائے ' آزادی دینے کے لیے راستے نکالے۔ روس کے ذرائع ابلاغ اپنے عوام کو گمراہ کن اطلاعات دے رہے ہیں لیکن جن تک صحیح اطلاعات پہنچ رہی ہیں وہ اپنی حکومت سے بیزار ہو رہے ہیں۔ رہا ہونے پر یرغمالی چیچن لوگوں کے حسن سلوک کی گواہی دیتے ہیں ' انھیں جو نقصان پہنچا روسی فوج کی کارروائی سے پہنچا۔

چیچنیا کا جہاد آزادی دنیا کے ہر مسلمان کے لیے ایک آزمائش اور پکار ہے۔ او آئی سی (oh! I see) ایک غیر موثر اور بے آواز ادارہ ہے۔ اصولاً تو حکومتوں کی دہشت گردی کا مقابلہ کرنے والوں کو قوت بہم پہنچانا چاہیے ' سربوں کے خلاف ' بھارتیوں کے خلاف ' اسرائیل کے خلاف ' روسیوں کے خلاف ' متحدہ محاذ بنانا چاہیے لیکن ستم ظریفی یہ ہے کہ دہشت گردی کا شکار ہونے والوں پر ہی دہشت گردی کا لیبل چسپاں کر دیا گیا ہے اور خود مسلمانوں کی حکومتیں کارروائی کے لیے اپنے کندھے لیے حاضر ہیں۔ اس پر جتنی بھی نفریں کی جائے کم ہے۔ تفو بر تو.....۔

ایک فریضہ مسلم اہل قلم اور تخلیق کاروں کا ہے۔ مسلمانوں کا درد رکھنے والے جو بھی ذرائع ابلاغ سے متعلق ہیں ' انھیں چاہیے کہ ڈراموں ' افسانوں اور فلموں کے ذریعے چیچنیا کے مجاہدوں کا پیغام ہر مسلمان کے دل کی آواز بنا دیں۔ یہی ہماری طاقت کا راز ہے ' ہمارا وہ نیوکلیر بم ہے جسے امریکہ ٹوپی نہیں اڑھا سکتا۔ ہم پاکستانی جنھیں سقوط ڈھاکہ کے وقت سکیورٹی کونسل میں بھٹو کی تقریر نے چھوٹے ہونے کا سبق پڑھایا تھا ذرا چشم سر سے دیکھیں کہ لیاقت آباد جتنے چیچنیا کو روس بڑا نظر نہیں آتا۔ ہم صرف اپنا ایمان درست کریں ' تو بھارت ہماری ٹھوکروں میں ' اور کشمیر ہمارے ہاتھ میں ہو گا۔ دشمنوں کو صرف یہ معلوم ہو جائے کہ چیچنیا کا سبق ہم نے بھی پڑھ لیا ہے۔ امت کو بیدار کرنے کے لیے منظم گروہوں کو آگے بڑھنا چاہیے اور سرفروشی ' ایمان ' عزیمت اور قربانی کی جو داستانیں چیچنیا میں ' کشمیر میں ' فلسطین میں اور ہر محاذ پر خون سے رقم کی جا رہی ہیں ان کا آہنگ ہر مسلمان کے دل میں دھڑکنا چاہیے۔